

اسلام اور ہمارا قانونی نظام

ذیل میں ہم عبدالقادر عودہ رحمۃ اللہ (خوان کے نائب مرشد جنہیں حال ہی میں مصر کی فوجی حکومت نے پھانسی پر لٹکایا ہے) کی ایک کتاب "الاسلام وادضاعنا القانونیہ" میں سے ابتدائی حصے کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ عبدالقادر عودہ مرحوم و منقرضہ کے ایک ممتاز قانون دان تھے جو ہتھیاروں سے نکل کر جج رہ چکے ہیں اور جو بد میں مستغنی ہو گئے تھے۔ آپ ایک نہایت سنجیدہ، متین اور علمی ذوق رکھنے والے انسان تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ اسلام کے پرچم و داعی اور مسلمانوں کے سچے خادم تھے۔ اسلامی فقہ و قانون میں آپ کی نظر نہایت وسیع تھی جس کا ثبوت آپ کی کتاب "التشریح الجنائی الاسلامی" ہے جس کا صرف پہلا حصہ سوا آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے مقدمے کا ترجمہ "ترجمان" میں پیشتر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ کی راہ میں شہادت ایک ایسا مرتبہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے خاص خاص بندوں کو ہی سرفراز فرماتا ہے، تاہم ان نازہ حادثات کے بعد ہر سوچنے والے انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ وہ کونسا سنگین جرم ہے جس کی پاداش میں ایسی قیمتی جانوں کو موت کے گھاٹ اتاراجا رہا ہے۔ اس سوال کے مختلف حلقوں کی طرف سے مختلف جوابات دئے جا رہے ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر ایک منصف مزاج آدمی عبدالقادر شہید کے قلم سے نکلے ہوئے ان چند صفحات کو پڑھ لے گا، تو اسے مذکورہ بالا سوال کا جواب معلوم کر لینے میں کچھ دشواری پیش نہیں آئے گی۔ اس کا دل گواہی دے دے گا کہ "وَمَا نَقُورُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ" (الایۃ) اس ضمنوں کو پڑھنے والا خود لپکا رٹھے گا کہ یہ وہ کلمہ حق ہے کہ جو ہر بردار توں گفت، بمنبر توں گفت۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله والصلاة والسلام على سيدنا محمد رسول الله - اللهم اغفر لنا ذنوبنا وامرانا في امرنا وثبت اقدامنا واربط على قلوبنا واتنا نصرتك الذي وعدنا
 موجودہ قانون سے معذرت | سب سے پہلے میرے لیے ضروری ہے کہ میں قانون ملی کے بارے میں اپنا مفروضہ

واضح کر دوں۔ اس میں شک نہیں کہ بحیثیت ایک جج کے میں اس قانون کی محافظت، مدافعت اور تنقید کا ذمہ اہوں اور مجھ سے توقع یہ کی جاتی ہے کہ میں اس قانون کی، جیسا کچھ بھی یہ ہے، صرف تعبیر اور تطبیق کروں، اس کے استحکام کے لیے کوشش کروں اور اسے توہین و تذلیل سے بچاؤں۔ لیکن قانون ہی کی خاطر اور اس کی خدمت کے جذبے ہی کے تحت میرا ارادہ ہے کہ میں موجودہ قوانین پر تنقید کروں۔ میں قانون کی موجودہ سہیت پر تو ضرور اعتراض کروں گا لیکن قانون کی روح اور اس کی حقیقت کی سہرگز مخالفت نہیں کروں گا۔ میری اس بحث کا اگر ایک نتیجہ بھی نکلے کہ قوانین موجودہ کے تقدس و کمال کا تصور لوگوں کے دلوں میں قائم نہ رہے اور وہ اس کی اصلاح و تکمیل کے لیے کمر بستہ ہو جائیں، تو یہ نفسِ قانون کی صحیح معنوں میں ایک خدمت ہوگی اور اس سے میری تنقید کے لیے بھی ایک معقول وجہ تراز مہیا ہو جائے گی۔

اظہار خیال قانوناً ممنوع ہے | موجودہ قوانین کی رو سے ملازمین حکومت اور خصوصاً عدلیہ کے کارکنوں کے لیے مسائل پر اظہار رائے کرنا حرام ہے۔ اسے سیاسی سرگرمی کا نام دے کر غیر قانونی فعل قرار دے دیا گیا ہے۔ قانون کے بنانے والوں نے ان سیاسی مسائل کی فہرست میں تمام سیاسی، اقتصادی، مالی اور معاشرتی معاملات کو شامل کر رکھا ہے حتیٰ کہ سب سے متعلقہ فرد، جماعت، قوم، قومی آزادی اور قومی عزت و شرف سے ہے یا جس کا تعلق نظامِ حکومت اور بین الاقوامی معاملات سے ہے، وہ از روئے قانون ایک ملازم حکومت کے لیے اظہار خیال کا موضوع نہیں بن سکتا۔ موجودہ قانون کے مصنفین کا منشا یہ ہے کہ جنیبا جاگتا اور سوچتا سمجھتا انسان ایک بے جان اور بے حس مشین بن کے رہ جائے، وہ آنکھیں بند کر لے اور دیکھنا چھوڑ دے، کان بند کر لے اور سننا چھوڑ دے، زبان بند کر لے اور بولنا چھوڑ دے، اپنے شعور، احساس اور فکر کو بالکل معطل اور مفلوج کر دے۔

کیا ایسا تجربہ تعطل ممکن ہے؟ اگر کیا "لب بند و گوش بند و چشم بند" کی اس روش پر کار بند ہونا انسان کے لیے عقلاً اور عملاً ممکن ہے؟ مثلاً کیا ایک جج کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ جذبات و احساسات سے بالکل عاری ہو جائے حالانکہ وہ دن رات اجتماعی مسائل سے دوچار ہوتا ہے؟ وہ مختلف افراد کو اور جماعتوں کو زندگی کے میدان میں ایک وسیع کشاکش اور آدیزش میں مبتلا دیکھتا ہے، وہ محروم لوگوں کو مصائب کا شکار ہونے دیکھتا ہے، وہ مظلوم محنت گاروں کی آہیں سنتا ہے، وہ اجتماعی غربت و افلاس، معاشرتی ظلم و جور، سیاسی نا انصافی اور جبری استحصال کے درد انگیز منظر

صبح و شام مشاہدہ کرتا ہے۔

جس قوم کے سینے پر اجنبی تسلط کا بوس بن کر سوار ہو، ایسا تسلط جو پورے وطن پر چھا یا ہوا ہو، جو رزق کے سارے سرچشموں پر قابض ہو، جو ملک کی ساری دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہو، جو اس کی آزادی کو پامال کر رہا ہو، جو اس کی داخلی اور خارجی سیاست کو اپنا تابع فرمان رکھنا چاہتا ہو، جو تیک طینت اور باضمیر ابنائے قوم کے خلاف ان کے ایسے بھائیوں کو استعمال کر رہا ہو جنہوں نے شیطان کے ہاتھ اپنی جان، دین اور وطن کو فروخت کر دیا، جس قوم کے بڑھوں اور جواہروں نے اس طرح کے اجنبی تسلط میں آنکھیں کھولی ہوں اور اسی کے دور میں اپنی آنکھیں بند کر رہے ہوں، کیا اسی قوم کا حج حجود ایک غیر جانبدار تماشائی بن کے اپنی زندگی گزار سکتا ہے؟ جس ملک کی عزت کو غیر ملکی استعمار نے خاک میں ملادیا ہو، اس کی آزادی کو پامال کر رکھا ہو، مادی اور اخلاقی حیثیت سے اُسے بالکل خروما اور دیوالیہ بنا کر چھڑ دیا ہو، اُس کے گوشے گوشے میں فساد برپا کر دیا ہو، اس کے بے واؤں میں ایک کے اندر دوسرے کے خلاف بغض و عناد پیدا کر دیا ہو، انہیں ایسی متفرق ٹولیوں میں تقسیم کر دیا ہو، جن میں سے ہر ٹولی اپنے ہی حال میں مست ہو، جس کے افراد بظاہر متحد نظر آتے ہوں مگر جن کے دل ایک دوسرے سے پھٹ چکے ہوں، جس ملک کی نسلیں اجنبی استبداد کے خلاف کشمکش میں ختم ہو رہی ہوں، جس ملک کے سامنے آزادی کامل یا مرگِ ذلت آمیز کا سوال درپیش ہو، لیکن جس کے شہریوں کا یہ حال ہو کہ یہی غیر ملکی سامراج اگر انہیں چن کر یہاں مستعار دے دے تو وہ شہری ان کی سولہ براجان ہو کر ایک دوسرے سے لڑنا، ایک دوسرے کی گردنیں مارنا اور ایک دوسرے کا خون بہانا شروع کر دیں، کیا ایسے ملک کی عدالتوں کا کوئی بیج ان بزرگوار ہائے رست و خیز سے اور ان غلغلہ ہائے دار و گیر سے الگ تھلگ رہ سکتا ہے؟

بیج لاقانونیت کا تماشائی بن کے نہیں رہ سکتا | کیا ایک بیج کے لیے ممکن ہے کہ وہ ایک ایسے ملک میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرے، جہاں ملزمین سے کردہ یا ناکردہ خطاؤں کا اعتراف کرنے کے لیے اُن کے ناخن گوشت پر سے اُٹھوا دیے جائیں، انہیں بار بار اس طرح سے پٹیا جائے کہ وہ ہر مرتبہ بیہوش ہو جائیں، ان کے جسم آگ سے داغے جائیں، ان کی کھالیں کورڈوں سے ادھیڑ دی جائیں، انہیں کھانے، پینے اور دوا سے محروم کر دیا جائے، اُن کی جیا کو ننگا کر کے مجروح کیا جائے، اُن کے بدن کے پوشیدہ مقامات میں لکڑیوں اور لوہے کی سلاخوں کو داخل

کیا جائے ، انہیں دھمکیاں دی جائیں کہ ان کی ماؤں ، بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا جائے گا اور پھر ان ملزمین کے گھر میں پولیس کی کئی کئی دن اور کئی کئی سہفتے گھسی رہے جب کہ وہاں عورتوں کے علاوہ کوئی نہ ہو ، قانون کے نگہبانوں کو ان تمام حالات یا ان میں سے بیشتر حالات کا علم ہو مگر وہ اس بارے میں کوئی ادنیٰ ترین کارروائی بھی نہ کریں۔ پھر ان تمام شرمناک اور انسانیت سوز مظالم کو عدالتوں کے نوٹس میں لایا جائے ، مظلوم عدالت میں خود پیش ہو کر یہ تمام واقعات اپنی زبان سے دہرائیں ، باقاعدہ دستاویزات اور طبی سندات شہادت میں پیش کی جائیں لیکن حکومت ان زیادتیوں کی تحقیق و تعینات کے لیے اور قانون اور محافظین قانون کی سادھ کو بچانے کے لیے کوئی قدم اٹھانے پر بھی آمادہ نہ ہو۔

کیا ایک نچ کے لیے ممکن ہے کہ وہ ایسی دنیا میں بالکل بے تعلق ہو کر رہے جہاں قانون کا احترام بالکل ختم ہو گیا ہو اور جس کی لاشھی اس کی بھینس کا اصول کارفرما ہو ، جہاں قانون بیچارہ لوٹ کھسوٹ اور مظالم کے جواز کا آلہ بن کے رہ گیا ہو ، جہاں حکومت کے مناصب اور ہر طرح کے فوائد سے صرف وہ لوگ متمتع ہو سکتے ہوں جو حکمرانوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہوں ، جہاں نفاق کامیابی کا واحد ذریعہ خیال کیا جاتا ہو اور اباحت و بد اخلاقی کو جاہ و منزلت کی اولین شرط سمجھا جاتا ہو ؟ کیا ایک نچ اس بات کو ٹھنڈے دل سے برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے وطن میں عہد جاہلیت کے سے حالات کا دور دورہ ہو ، زیر دست اپنا خون پسینہ ایک کر کے کھائیں اور زیر دست اسے چین اور مزے سے بیٹھ کر کھائیں ، کمزور کو اپنے جسم اور روح کا رالطہ قائم رکھنے کے لیے سوکھا نوالہ اور میلا پتھر بھی میسر نہ ہو اور طاقتور سونے اور چاندی سے کھیل رہا ہو۔ اگر کمزور سکا بیت کرے تو قانون اس کے خلاف حرکت میں آجائے ، حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ کمزور اپنے ماحول اور قانون مروج کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کر دے۔

نچ دین سے اخراج کو بھی خاموشی سے نہیں دیکھ سکتا | پھر کیا ایک نچ اس بات کو بھی ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر سکتا ہے کہ ایک ملک کے دستور میں تو یہ دفعہ درج ہو کہ ریاست کا دین اسلام ہے لیکن اس کی حکومت اور حکمران اسلام کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کریں ، خادمان اسلام کے خون کے پیاسے بن جائیں ، تعاون علی البر و التقویٰ کی خواہش رکھنے والوں کو نشانہ تسلیم بنالیں اور تعاون علی الإثم و العداوت کے مترکبین کی سرپرستی کریں ؟ کیا

ایک سچ ایسے حالات میں ناظرِ فدا رہ سکتا ہے جب کہ پورا ملک اخلاقی فضائل و عمارت سے عاری ہو جائے اور نہایت
 اور حینِ اخلاق کا نام و نشان مٹ رہا ہو اور لوگ موجودہ لیڈروں کو اپنے لیے اسوہ اور نمونہ قرار دینے لگے ہوں ؟
 سچ غیر جانبدار کہہ سکتا ہے ؟ | سچ صرف اس قوم کے اندر غیر جانبداری کا موقف اختیار کر سکتا ہے ، جہاں
 انہیں اپنے قانون کا لفظاً اور معنیاً احترام کرتے ہوں اور ضعیف اور قوی یکساں طور پر اس کی بالادستی کو تسلیم
 کرتے ہوں ، لیکن جس قوم کا یہ حال ہو کہ وہ ایک دین کو قبول کرے اور پھر اس پر کاربند نہ ہو ، تو انہیں نیاٹے اور پھیر
 انہیں نافذ نہ کرے ، حق ، عدل اور انصاف کی علمبرداری کا دعویٰ کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے ، جو قوم تو اس باطن
 و تہیہ الٰہیہ ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام نہ دے ، اس قوم کا سچ اگر بے تعلق اور غیر جانبدار
 رہنا بھی چاہے تو اس کے لیے یہ ممکن نہیں ہے۔

بہت سی جینیں ایسی ہیں جن پر ان سطور کے پڑھ لینے کے بعد شکن پڑ جائیں گے ، بہت سے پھرے ایسے ہیں
 جو غضب آلود ہو جائیں گے لیکن میں ان صغیر پرستوں سے کہتا ہوں کہ انسانوں کے بنائے ہوئے یہ سارے قوانین
 و ضوابط عصر حاضر کے لات و منات ہیں ، ان کی اطاعت کر کے ایک مسلم اپنے اللہ کو ناراض کرتا ہے ، ان کی دستبرد
 مسلمانوں کی حکومتیں اللہ کے حلال کو حرام اور اللہ کے حرام کو حلال کر رہی ہیں۔

ان بتوں کے پیاریوں کو یہ بات غیظ اور غصے میں مبتلا کر دے گی کہ اس بت خانے کے ایک کمانے نے ان بتوں کے
 خلاف کفر و فجائوت کا اعلان کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو حیرت ہوگی کہ قانون موجودہ کے خادموں میں سے ایک خادم نے
 ایسی فدا داری کیوں کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہر طرف سے آواز بلند ہوگی۔ " لوگو! اپنے بتوں کی نصرت و تائید کے لیے
 سو ، اس شخص کو پکڑ لو ، قبل اس کے کہ یہ تمہارے بتوں کو چھینا چور کر دے اور تمہارے نظام کو درہم برہم کر دے۔ " لیکن
 یاد رکھو! اس نجات کو دینا ناممکن ہے ، یہ ایک شخص کا دعویٰ یا نظریہ نہیں ہے بلکہ ایک قوم کی دل تمنا ہے۔ یہ اللہ کے
 نہیں بلکہ ندائے ایمان ہے ، یہ اسلام کی راہ میں ایک کشمکش ہے۔ یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے ، اسی راستے سے ہم
 اللہ تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

میں سچ ہوں لیکن مسلمان ہوں | اگر میں ایک غیر مسلم سچ ہوتا تو میری زبان تو انہیں حاضرہ کی حمد میں اسی طرح ترہونتی جس طرح
 یورپ والوں کی زبانیں ہیں ؛ اگر میں ایک جاہل مسلمان ہوتا تب بھی میں مغربی اقوام کی تقلید کرتا اور اس قانون پر ایمان لاتا۔

لیکن مجھ پر اللہ کا یہ نفل ہے کہ میں ایک ایسا مسلمان جج ہوں جسے بہت سے مسلمان تجوں سے زیادہ اسلام کا علم حاصل اور مجھے موجودہ قوانین اور قوانین شرعیہ کے باہمی اختلاف سے جس حد تک واقفیت ہے، اس حد تک واقفیت بہت گھٹے قانون دانوں کو حاصل ہے۔

میری غیر جانبداری کفر ہے | موجودہ قانون شخصی معاملات، اجتماعی مسائل، نظام حکومت، فوجداری و دیوانی قوانین، اخلاقیات، سماجی عدل، حقوق و واجبات، بین الاقوامی تعلقات، سب سے بچ کرنا ہے۔ ان سارے مسائل کے بارے میں ایک مسلمان جج خالی الذہن اور جانبداری سے ماورا، اسی شکل میں ہو سکتا ہے کہ یا تو وہ اسلام کو ترک کر کے کفر کا انتخاب کر لے اور یا پھر گونگے اور بے عقل جانوروں کی طرح حیوانی زندگی بسر کرے۔ مسلمان کا دستور اساسی بشریت اسلامی ہے۔ قوانین موضوعہ میں سے جو قانون نصوص شرعیہ کے مطابق ہے یا اُس کی روح اور مبادیات کے موافق ہے اُسے ایک مسلمان بسر و تحیم قبول کرے گا اور امر الہی کے بموجب اس کی دل سے اطاعت کرے گا۔ جو قانون اس کے خلاف ہوگا مسلمان اُسے پاؤں کے نیچے روندنے گا۔ اسلام کی مخالفت کر کے کسی شے کا احترام نہیں کیا جاسکتا۔ کسی مخلوق کی ایسی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی جس سے اللہ کی نافرمانی لازم آئے۔ ایک مسلمان اگر حرام کو حرام تسلیم کرتے ہوئے اس کا مرتکب ہے وہ فاسق ہے، لیکن اگر وہ حرام کو حلال اور جائز سمجھتے ہوئے اختیار کرتا ہے تو وہ اللہ کا کافر اور اسلام سے مرتد ہے۔ اس میں ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ ایک سچا مسلمان خدا یا خلق کے سامنے فسق و کفر کی ان دونوں حالتوں میں سے کسی حالت میں اپنے آپ کو پیش کرنا گوارا نہیں کر سکتا۔

لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ | اسلام مسلمانوں پر واجب کرتا ہے کہ اولاً وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور ثانیاً اولی الامر کی اطاعت کریں۔ اسلام مسلمان پر یہ بھی واجب کرتا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی غیر اللہ کی اطاعت نہ کریں۔ پس اولی الامر کی کوئی ایسی اطاعت جائز نہیں جو اللہ کے دائرہ اطاعت سے مسلمان کو خارج کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا
 (النساء ۵۹)
 یہ آیت حکام کو امر کا حق دیتی ہے جس کی اطاعت محکوم پر واجب ہے لیکن ساتھ ہی یہ آیت حاکم حقوق اور محکوم کے (بقیہ صفحہ ۶۶)